اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات اور شوقِ عِلمِ دین

دُرُودِ پاک کی فضیلت

خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، جنابِ صادِق و اَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَخْشِش نِشان ہے: جس نے کِتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِسْتِغْفار (یعنی بَخْشِش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔(۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! فرشتوں سے بَخْشِش کی دُعا چاہتی ہیں تو اپنی عادت بنالیجئے کہ جب بھی آقائے دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارَک لکھیں ساتھ میں دُرُودِ پاک ضَرور لکھئے، کیونکہ دُرُودِ پاک کی جگہ "صلعم" وغیرہ لکھنا کافی نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تحریر میں ہزار جگہ نامِ پاک حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم آئے ہر جگہ پورا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو عُلَمانے اس سے سَخْت مُمانَعَت فرمائی ہے۔(۲) نیز بہارِ شَرِیعَت میں ہے: بعض لوگ براہِ اِخْتِصار "صلعم" یا "ص" لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز و

[۱] ...... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵

[۲] ...... فتاوٰی رضویہ، ۶/۲۲۱

حَرام ہے۔[1]

حُکمِ حَق ہے پڑھو دُرُود شریف چھوڑو مت غافِلو دُرُود شریف

حضرتِ مصطفٰے کا پیارا نام جب سنو تب پڑھو دُرُود شریف[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواتین کی بحرِ علم سے سیرابی

دَورِ جَاہِلِیَّت میں عربوں پر چھائے جَہالت و گمراہی کے اندھیرے میں خال خال (بہُت کم) ہی نُورِ عِلْم سے مُنَوَّر کوئی شخص نَظر آتا۔ اِسلام نے عربوں کو جہاں دیگر مُتَمَدِّن قوموں کی طرح تہذیب و تَمَدُّن سے رُوشناس کرایا وہیں انہیں زیورِ عِلْم سے بھی آراستہ کیا جس کے لیے مُعَلِّمِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہُت سے اِقدامات کئے۔ ان ہی میں سے ایک سلسلۂ دَرْس و بیان بھی تھا۔ اس کی بدولت مَرد حضرات تو عِلْم کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر سے سیر اب ہونے لگے مگر ہَنُوز (ابھی تک) خواتین کی تِشْنَگی کا الگ سے کوئی مَعْقُول و مُنَاسِب اِنتِظام نہ ہو سکا۔ بلکہ وہ اپنی عِلْمی پیاس بجھانے کیلئے خاص خاص مَواقِع مثلاً عِیْدَیْن وغیرہ میں حاضِری کی مُنْتَظِر رہتیں۔ یہی وجہ تھی کہ صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی عِلْمی تِشْنَگی روز بروز بڑھتی گئی اور ان کے دِلوں میں یہ خواہش شدید انگڑائیاں لینے لگی کہ ان کے لیے بھی ایسی مَحافِل مُنْعَقِد ہونی چاہئیں جن میں صِرف

---

[1] ...... بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، ۱/۷۷

[2] ...... نورِ ایمان، ص ۳۹

اور صِرف اِنہی کی تعلیم و ترْبِیَت کا اِہتِمام ہو۔ اس آرزو کا اِظْہار اس وَقْت سامنے آیا جب ایک صحابیہ [1] نے خِدْمَتِ اَقْدَس میں حاضِر ہو کر باقاعدہ عَرْض کی کہ ان کے لیے بھی کچھ وَقْت خاص ہونا چاہئے جس میں وہ دین کی باتیں سیکھ سکیں۔ چُنَانْچِہ بقولِ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحمَةُ الْحَنَّان اس صحابیہ نے عَرْض کی: (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) مَردوں نے آپ کا فَیضِ صُحْبَت بہُت حاصِل کیا، ہر وَقْت آپ کی اَحادِیث (مُبارکہ) سنتے رہتے ہیں، ہم کو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خِدْمَت میں حاضِری کا اتنا مَوْقَع نہیں ملتا، مہینہ میں یا ہفتہ میں ایک دِن ہم کو بھی عطا فرمائیں کہ اس میں صِرف ہم کو وَعْظ و نصیحت فرمایا کریں۔ [2] اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں وہ کچھ سکھائیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سکھایا ہے۔ چُنَانْچِہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مَخْصُوص جگہ پر مَخْصُوص دن جَمْع ہونے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا۔ [3]

خواتین میں علم کی محبت کیسے پیدا ہوئی؟

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! اس رِوایَت میں صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کی دین سیکھنے سکھانے کے بارے میں کڑھن ان کی عِلْمِ دین سے مَحَبَّت کا منہ بولتا ثُبُوت ہے۔

[1] ...... حضرت سَیِّدُنا ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ یہ صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بِنْتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں۔
(فتح الباری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب تعلیم النبی... الخ، ۱۳/۳۵۸، تحت الحدیث: ۷۳۱۰)

[2] ...... مرآۃ المناجیح، میت پر رونا، تیسری فصل، ۲/۵۱۶

[3] ...... بخاری، کتاب الاعتصام... الخ، باب تعلیم النبی... الخ، ص۱۷۶۹، حدیث: ۷۳۱۰ مفہومًا

آخِر ان میں یہ شُعُور کیسے پیدا ہوا؟ اگر غور کریں تو مَعْلُوم ہو گا کہ یہ سب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی نَظَرِ شَفْقَت کا نتیجہ تھا، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کا بخوبی اِدْراک تھا کہ عورت پر پوری نسل کی تعلیم و تَرْبِیَت کا اِنْحِصار ہے۔ چُنَانْچِہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواتین کو مُعَاشَرے میں جہاں بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے عَظْمَت بخشی اور ان کے حُقُوق مُقَرَّر کیے وہیں ان کیلئے بہترین تعلیم و تَرْبِیَت کا اِہتِمام بھی فرمایا تاکہ یہ اپنی ذِمَّہ داریوں سے کَمَاحَقُّہٗ عُہْدَہ بَرآ ہوں اور ان کی گود میں ایک صِحَّت مند نسل تیّار ہو کہ بلاشبہ ماں کی گود بچے کی اَوَّلین درسگاہ ہے۔ حالانکہ قَبْل از اِسْلَام عورت کیا حَیْثِیَّت رکھتی تھی، اس کی چند جھلکیاں مُلَاحَظہ فرمائیے:

عورت کی زبوں حالی

اِسْلَام سے قَبْل عورت ظُلْم و سِتَم کا شِکار تھی، اس کی کسی حَیْثِیَّت کا کوئی لِحَاظ نہ تھا، ماں ہو یا بیٹی، بہن ہو یا بیوی سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا۔ اس کی وَقْعَت اس کھلونے کی تھی جو مَردوں کی تسکینِ جان کا باعِث تھا، عربوں کے ہاں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تو برصغیر میں ہندوؤں کے ہاں بیوہ کو مَرد کی چِتا (لکڑیوں کا وہ ڈھیر جس پر ہندو مُردے کو جلاتے ہیں) میں زندہ ڈال دیا جاتا۔ دیگر اَقوامِ عالَم میں بھی اسے پاؤں کی جوتی سے زیادہ اَہَمِیَّت حاصِل نہ تھی۔ بلکہ بعض اَوقات تو بطورِ مالِ مویشی اس کی خرید و فَروخْت کو بھی عیب نہ جانا جاتا، نان نفقہ کے عِوَض اس سے غلاموں جیسا سُلُوک کیا جاتا۔ یہ صِنْفِ نازُک تھی تو مَرد

کی طرح ذی شُعُور مگر اسکے ساتھ برتاؤ انتہائی نازیبا ہوتا، اسے تمام فَسادات کی جڑ اور اِنسان کی بدبختیوں کا سرچشمہ گردانا جاتا۔ چوٹی کے نامْوَر فلسفی اس کے اِنسان ہونے کو ہی مشکوک جانتے۔ ہزاروں برس سے ظُلْم و سِتَم کی ماری یہ دُکھیاری عورت ذات اپنی بے کسی ولاچاری پر روتی وبلبلاتی اور آنسو بہاتی رہی مگر اسے اپنے زخموں پر مَرْہَم رکھنے اور ظُلْم واِسْتِبْدَاد کے پنجے سے نَجات دِلانے والا کوئی مسیحا کہیں نہ ملا۔

اسلام میں عورت کا مقام

آخِر کار جب رسولِ رَحمت، شافِعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خدا کی طرف سے دِیْنِ اِسْلَام لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قِسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا اور اِسْلَام کی بَدَوْلَت ظُلْم و سِتَم کا شِکار عورتوں کا دَرَجہ اس قَدْر بُلند و بالا ہوا کہ عِبادات و مُعَامَلات بلکہ زِنْدَگی اور موت کے ہر مَرْحَلَے اور ہر موڑ پر عورتوں کے بھی حُقُوق مُقَرَّر کر دیئے گئے۔ چُنَانْچِہ،

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! مَردوں کی طرح ان کے مَعاشی ومُعاشَرتی حُقُوق مُقَرَّر ہوئے تو وہ مالی حُقُوق حاصِل ہونے پر اپنے مَہْر کی رقم اور جائداد کی مالک بنادی گئیں، اَلْغَرَض وہ عورتیں جو مَردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل وخوار اور انتہائی مجبور ولاچار تھیں وہ مَردوں کے دِلوں کا سُکُون اور ان کے گھروں کی مالِکہ بن گئیں۔ عورتوں کو دَرَجات ومَراتِب کی اتنی بُلَند مَنْزِلوں پر پہنچا دینا یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ اِحْسَانِ عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زِنْدَگی کی آخِری سانس تک اس اِحْسَان کا شکریہ اَدا کرتی رہیں پھر بھی وہ

اس عَظِیمُ الشَّان اِحْسَان کی شکر گزاری کے فرض سے سُبُک دوش نہیں ہو سکتیں۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں علم کی اہمیت

اِسْلَام دنیا کا وہ واحِد دین ہے جس کو یہ شَرَف حاصِل ہے کہ اس نے اپنے ہر ماننے والے کیلئے عِلْم حاصِل کرنا فَرْض قرار دیا، یہی وجہ ہے کہ کائناتِ عالَم کے سب سے پہلے اِنسان حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اَوَّلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عِلْم کی بدولت ہی تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی۔ چُنَانْچِہ اِرشاد ہوتا ہے:

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ تعالٰی نے آدم کو تمام اَشیا کے نام سکھائے۔ (پ۱، البقرۃ: ۳۱)

اسی طرح سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غارِ حرا میں سب سے پہلی نازِل ہونے والی وَحی بھی عِلْم کی اَہَمِّیَّت کا بَیِّن ثُبُوت ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ ﴿۵﴾ (پ۳۰، العلق: ۱ تا ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

---

[1] .... جنتی زیور، ص۴۱ تا ۴۳ ملتقطاً بتصرف

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ان آیاتِ مُبارکہ میں جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رب اور خالق ہونے کا ذِکْر ہے وہیں عُلُوم کی بعض اَہَم شاخوں یعنی عمرانیات، تخلیقات، حَیاتیات اور عِلْمِ اَخلاقیات کی طرف بھی اِشارہ ہے۔ اَلْغَرَض ان آیاتِ کریمہ کے ہر ہر لَفْظ سے عِلْم کی اَہمیّت اُجاگر ہو رہی ہے، نیز ان آیاتِ مُبارکہ میں جہاں دُو بار عِلْم حاصِل کرنے کا حُکْم ہے وہیں اس اِحسان کا اِظْہار بھی ہے کہ یہ اسی کا کَرَم ہے کہ اس نے انسان کو عِلْم عطا فرمایا اور لکھنا بھی سکھایا۔ نیز عِلْم حاصِل کرنے کا حُکْم دینے کے عِلاوہ قرآن نے کئی مقامات پر عِلْم و اَہْلِ عِلْم کی عَظَمَت و فضیلت اور جَہالَت کی سَخْت مَذَمَّت بیان فرمائی۔ جیسا کہ ایک مَقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

عُلَمائے کِرام اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وَارِث ہوتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک عُلَما ہی اَنْبِیا کے وَارِث ہیں، اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرْہَم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ وہ نُفُوسِ قدسیہ عَلَیْہِمُ السَّلَام تو صِرف عِلْم کا وارِث بناتے ہیں، تو جس نے اسے حاصِل کر لیا اس نے بڑا حِصّہ پالیا۔[1] جبکہ عُلَما کے عِلْمِ نبوّت کے وارِث ہونے کی وَضاحت قرآنِ کریم میں یوں فرمائی گئی ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارِث کیا

[1] .... ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه...الخ، ص۶۳۱، حدیث: ۲۶۸۲

مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُاؕ (پ۲۲، فاطر: ۳۲) اپنے چُنے ہوئے بندوں کو۔

ان آیاتِ کریمہ کی تشریح میں عِلْم کی اَہَمِیَّت کے اِظْہار اور ایک مسلمان کو سچا اور پختہ مسلمان بنانے کے لئے رسولِ پاک عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔[1] عِلْم حاصِل کرنا ہر مسلمان (مَرد اور عورت) پر فَرضِ عین ہے۔ ایک بار اِرشاد فرمایا: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ۔[2] عِلْم حاصِل کرو چاہے چین سے ہو۔ جبکہ ایک قول میں ہے: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ[3] عِلْم حاصِل کرو پیدائش سے لے کر قَبْر میں جانے تک۔

تعلیم نسواں کیوں ضروری ہے؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ ایک مُسَلَّمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم یا مِلّت کو اس کی آئندہ نسلوں کی مذہبی و ثقافتی تَرْبِیَت کرنے اور اسے ایک مَخْصُوص قومی و مِلّی تَہذِیب و تَمَدُّن اور کلچر (Culture) سے بہرہ وَر کرنے میں اس قوم کی خواتین نے ہمیشہ بُنْیادِی واَساسی کِردار ادا کیا ہے۔ کیونکہ ایک عورت ہر مُعاشَرے میں بَطَورِ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے زِندَگی گزارتی ہے اور اپنی ذات سے وَابَستہ اَفراد پر کسی نہ کسی طرح ضَرور اَثَر انداز ہوتی ہے،[4] لِہٰذا اِسلام نے عورتوں کی اس بُنْیادِی اَہَمِیَّت کے پیشِ نَظَر اس کی ہر حَیْثِیَّت کے

[1] ...... ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء... الخ، ص۴۹، حديث: ۲۲۴

[2] ...... جامع صغير، حرف الهمزة، ص ۷۲، حديث: ۱۱۱۱، ۱۱۱۰

[3] ...... روح البيان، پ۱۵، الكهف، تحت الآية: ۵، ۲۷۵/۶۶

[4] ...... اس کی مثالیں دَعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه کی مَطْبُوعہ 144 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول میں مُلاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مُطابِق اس کے حُقُوق وفَرائض کا نہ صِرف تَعَیُّن کیا بلکہ اسے مُعاشَرے کا ایک اَہَم اور مُفِید فرد بنانے کے لیے اس کی تعلیم و تَرْبِیَت پر بھی خُصُوصی تَوَجُّہ دی۔ جیسا کہ ذیل میں مَوجُود فرامینِ مصطفٰے سے ظاہِر ہے۔

علم سیکھو کے آٹھ حروف کی نسبت سے اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربیت پر مبنی ﴿8﴾ فرامینِ مصطفٰے

مُعَلِّمِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْلَامی بہنوں کی تعلیم و تَرْبِیَت کے حوالے سے جو مُخْتَلِف مَوَاقِع پر فرامین اِرشَاد فرمائے، ان میں سے آٹھ پیشِ خِدْمَت ہیں:

﴿1﴾ عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور انہیں سورۂ نُور کی تعلیم دو۔[1]

﴿2﴾ عِلْمِ دِین سیکھنے کی غَرَض سے آئے ہوئے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشَاد فرمایا: جاؤ اپنے بیوی بچوں کو دِین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عَمَل کا حُکْم دو۔[2]

﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ بقرہ کو دو ایسی آیات پر خَتْم فرمایا ہے جو مجھے اس کے عَرْشی خزانے سے عَطا ہوئی ہیں، لہٰذا انہیں خود سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سکھاؤ کہ یہ دونوں نَماز، قرآن اور دُعا (کا حِصّہ) ہیں۔[3]

---

[1] ...... شعب الایمان، ۱۹-باب فی تعظیم القرآن، ذکر سورۃ الحج وسورۃ النور، ۲/۴۷۷، حدیث: ۲۴۵۳

[2] ...... بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ص۱۴۹۹، حدیث: ۶۰۰۸

[3] ...... شعب الایمان، ۱۹-باب فی تعظیم القرآن، تخصیص خواتم سورۃ البقرۃ بالذکر، ۲/۴۶۱، حدیث: ۲۴۰۳

﴿4﴾ ☜ باندیوں کے لیے اچّھی تعلیم و تَرْبِیَت کا اِہتِمام کر کے انہیں آزاد کرنے کے بعد ان سے شادی کرنے والوں کو دوہرے ثواب کا مُژْدَہ سنایا۔[1] اس رِوایَت کی شَرْح میں حضرت علّامہ مولانا بَدْرُ الدِّین عینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی تحریر فرماتے ہیں: اچّھی تَرْبِیَت کرنے اور عِلْمِ دین سکھانے کا حُکْم صِرف باندی کے لیے خاص نہیں بلکہ اس حُکْم میں سب شامِل ہیں۔[2]

﴿5﴾ ☜ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے اِرشَاد فرمایا کہ وہ اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نملہ (چیونٹی) کا دم کیوں نہیں سکھاتی جیسے انہیں لکھنا سکھایا ہے۔[3] مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن لفظِ نملہ کے معنٰی کی وَضَاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نملہ باریک دانے ہوتے ہیں جو بیمار کی پسلیوں پر نمودار ہوتے ہیں جس سے مریض کو بَہُت سَخْت تکلیف ہوتی ہے اسے تمام جِسْم پر چیونٹیاں رینگتی مَحْسُوس ہوتی ہیں اس لیے اسے نملہ کہتے ہیں۔ بعض کا خَیال ہے کہ اس کا نام موتی جھرہ ہے مگر یہ دُرُسْت نہیں کہ موتی جھرہ تمام جِسْم پر ہوتا ہے حضرت شِفا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) مکہ معظمہ میں اس مرض کا بہترین دَم کرتی تھیں آپ وہاں اس دَم کی وجہ سے مَشْہُور تھیں۔[4]

---

[1] ...... بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امته واهله، ص۹۹، حدیث: ۹۷ مفهومًا
[2] ...... عمدة القاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امته واهله، ۲/۱۶۷، تحت الحدیث: ۹۷ مفهومًا
[3] ...... ابو داود، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی، ص۶۱۲، حدیث: ۳۸۸۷
[4] ...... مرآة المناجیح، دواؤں اور دعاؤں کا بیان، دوسری فصل، ۶/ ۲۴۲

﴿6﴾ ☜ اپنی اولاد کو تین۳ باتیں سکھاؤ(۱) اپنے نبی کی مَحبّت (۲) اَہْلِ بَیْت کی مَحبّت اور (۳) قراٴتِ قرآن۔[1]

﴿7﴾ ☜ اپنی اولاد کے ساتھ نیک سُلُوک کرو اور انہیں آدابِ زِنْدَگی سکھاؤ۔[2]

﴿8﴾ ☜ جس نے تین۳ بچیوں کی پروش کی، انہیں اَدَب سکھایا، ان کی شادی کی اور اَچّھا سُلُوک کیا اس کے لیے جنّت ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَمَلی عِلْمی اِقدامات

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابیات کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے عملی طور پر بھی ان کی تعلیم وتربِیَت کا حد دَرَجہ اِہتِمام فرمایا۔

حُصُولِ عِلْم کی چُونکہ عام طور پر دَرْج ذَیل صورتیں ہوتی ہیں:

﴿1﴾ ☜ اُستاذ علم سکھانے کیلئے کسی مَخْصُوص وَقْت پر شاگرد کو اپنے پاس بلائے۔

﴿2﴾ ☜ شاگرد کے گھر جاکر اسے پڑھائے اور اس کی تربِیَت کرے۔

﴿3﴾ ☜ کوئی ایسی جگہ مُقَرَّر کردے جو اس کا اور اس کے شاگرد کا گھر نہ ہو۔

---

[1] ...... جامع صغیر، حرف الهمزة، ص۲۵، حدیث:۳۱۱

[2] ...... ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالد... الخ، ص۵۹۱، حدیث:۳۶۷۱

[3] ...... ابو داود، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، ص۸۰۳، حدیث:۵۱۴۷

﴿4﴾ جو لوگ کسی وجہ سے اُستاذ کی خِدْمت میں حاضر ہو سکیں نہ اُستاذ ان کے پاس جا سکے تو انہیں زیورِ عِلْم سے مالا مال کرنے کیلئے اُستاذ علم حاصِل کرنے والوں کو یہ ذِمّہ داری سونپے کہ کسی وجہ سے شریکِ مَحْفِل نہ ہونے والوں تک یہ عِلْمی فیضان پہنچائیں۔

نوٹ: بہتر یہ ہے کہ شاگرد اُستاذ کے پاس جاکر سیکھے، جیسا کہ (حضرت سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (حضرت سَیِّدُنا) خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس عِلْم سیکھنے گئے تھے، (حضرت سَیِّدُنا) خضر عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے پاس نہ آئے تھے۔[1] لِہٰذا اس اِعْتِبار سے اگر سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَمَلی اِقدامات کا جائزہ لیا جائے تو یہ تمام صورتیں بَدَرَجۂ اَتَم نظر آتی ہیں۔ چُنانچِہ،

حصولِ علم کی پہلی صورت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عِلْمِ دین سیکھنے کے بارے میں نہ صِرف ہر مَوْقَع پر صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی حَوصَلہ افزائی فرمائی بلکہ مُخْتَلِف مَواقِع پر انہیں اس کی ترغیب بھی دِلائی۔ چونکہ اس وَقْت حُصُولِ عِلْم کا واحِد ذریعہ ذاتِ نبوی تھی اور ہر مَحْفِل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَرْبِیَت و اِصْلاح کے بیش قیمت مَدَنی پھول اِرشَاد فرماتے رہتے تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا ہند بنتِ اُسَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنی اَلْفاظ میں خِطاب فرماتے تھے۔ میں نے سورۂ ق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مِنْبَر پر بَکَثْرَت سُن کر

[1] ...... مرآۃ المناجیح، میت پر رونے کا باب، تیسری فصل، ۲/ ۵۱۶ بتغیر

یاد کی تھی۔[1] یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تَربِیَت فرما رہے تھے اور صَحابیاتِ طیِّبات عَلَیْہِنَّ الرِّضْوَان بھی باپردہ ایک طرف مَوجُود تھیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ مَحْسُوس فرمایا کہ شاید صحابیات کو بات سمجھ میں نہیں آئی چُنَانچِہ ان کے قریب آکر دوبارہ از سرِ نو وَعْظ و نصیحت اِرشَاد فرمایا۔[2] ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید کے مَوْقَع پر تمام خواتین کو شِرْکَت کا پابند بنایا، حَالَتِ پاکی تو کجا، ناپاکی کی حَالَت میں بھی آنے کی تاکید فرمائی، یہی نہیں بلکہ اوڑھنی کے نہ ہونے پر بھی انہیں مَعْذُور نہ جانا اور حاضِری کی سَخْت تاکید فرمائی۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم نو عمر لڑکیوں، حیض والیوں اور پردے والیوں کو حُکْم دیا کہ عِیدَین پر (نماز کے لیے) گھر سے نکلیں مگر حیض والیاں نماز میں شامل نہ ہوں، بلکہ بھلائی کے کاموں اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہوں۔ میں نے عَرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے بعض کے پاس تو جِلْبَاب (برقع یا بڑی چادر) نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی جِلْبَاب (بڑی چادر کا کچھ حِصّہ) اوڑھا لے۔[3]

حج اور عمرہ کے مَوْقَع پر بھی صَحابیاتِ طیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ بارگاہِ رِسَالَت

[1] ......اسد الغابہ، کتاب النساء، حرف الھاء، ۷۳۴۲-ھند بنت اسید، ۷/۲۷۷

[2] ......بخاری، کتاب العلم، باب عظۃ الامام النساء و تعلیمھن، ص۹۹، حدیث: ۹۸ ماخوذاً

[3] ......مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ذکر اباحۃ...الخ، ص۳۱۷، حدیث: ۱۲-(۸۹۰)

میں حاضر رہیں اور یوں حج وغیرہ کے مُتعلِّق بھی بہُت سے اَہَم اور بُنیادِی مسائل ہم تک انہی کے ذریعے پہنچے۔ جیسا کہ اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت میں عَرض کی: **یَا رَسُولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا عورتوں پر بھی جِہاد فَرض ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں! مگر ان پر جو جِہاد فَرض ہے اس میں قِتال نہیں اور وہ حج و عمرہ ہے۔[1] اسی طرح **صَحابِیّات طَیِّبات** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بعض ایسے نیک کاموں کے کرنے کی بھی صَراحت حاصِل کرلی جو عام طور پر مردوں کے کرنے والے معلوم ہوتے تھے مَثَلاً مَعْذُور[2] اور فوت شدہ[3] کی طرف سے حج ادا کرنا وغیرہ۔

اَلْغَرَض زِندَگی کے کئی شعبوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواتین کو شِرکت کے مَواقِع فَراہَم کیے اور ان کی نہ صِرف حَوصلہ اَفزائی فرمائی، بلکہ عِبادات سے لے کر سماجی اور مُعاشَرتی تمام مَسائل و مَراحِل میں ان کی خصوصی تَربِیَت کا اِہتِمام بھی فرمایا، یہاں تک کہ دورِ نبوی میں چند مَواقِع ایسے بھی آئے جب **صَحابِیّات طَیِّبات** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی عِلْمی فراست کو ہر ایک نے تسلیم کیا۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ حَجَّةُ الْوَداع کے مَوقَع

[1] ......ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الحج جهاد النساء، ص ٤٧١، حديث: ٢٩٠١

[2] ......بخاری، كتاب جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع... الخ، ص ٤٩٣، حديث: ١٨٥٤

[3] ......بخاری، كتاب جزاء الصيد، باب الحج والنذور عن الميت... الخ، ص ٤٩٣، حديث: ١٨٥٢

پر صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اس مسئلہ میں تشویش کا شِکار ہو گئے کہ عَرَفہ (یعنی نو ذوالحجۃ الحرام) کے دن روزہ رکھا جائے گا یا نہیں؟ تو حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ فَضۡل بِنۡتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے اس مَوقع پر صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے اس اِخۡتِلاف کو کچھ یوں دُور فرمایا کہ دودھ کا ایک پیالہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقْدَس میں بھیجا جسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہی نوش فرمالیا۔[1] اور یوں صحابۂ کِرام کی تشویش دور ہو گئی۔ اسی طرح ایک دن سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے سوال کیا: عورت کیلئے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ تو کسی صحابی کے پاس اس سوال کا جواب نہ تھا۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم سَیِّدہ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا کے پاس آئے اور ان سے اس سوال کا جواب پوچھا تو انہوں نے کچھ یوں جواب اِرشاد فرمایا: عورت کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ کسی مَرد کو دیکھے اور نہ کوئی مَرد اسے دیکھے۔ لِہٰذا حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم نے بارگاہِ رِسالَت میں جب یہ جواب عَرْض کیا تو سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: (اے علی!) یہ جواب تمہیں کس نے بتایا؟ عَرْض کی: آپ کی شہزادی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا) نے۔ تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: فاطمہ نے سچ کہا ہے، فاطمہ تو میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔[2]

---

[1] ......بخاری، کتاب الحج، باب الوقوف علی الدابۃ بعرفۃ، ص ۴۵۳، حدیث: ۱۶۶۱ مفہومًا

[2] ......کنز العمال، کتاب النکاح، باب فی ترغیبات النساء...الخ، المجلد الثامن، ۱۶/۲۵۳، حدیث: ۴۶۰۰۳

حصولِ علم کی دوسری صورت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حُصُولِ عِلْم کی دوسری صُورَت سے مُراد یہ ہے کہ اُستاذ خود چل کر شاگرد کے ہاں جائے اور اسے عِلْم کی دولت سے مالا مال کرے۔ جب ہم اس تناظُر میں مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیاتِ طیبہ پر نَظَر ڈالتے ہیں تو ہمیں کئی مثالیں ملتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہُت سی صحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے گھروں میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان خاص مَواقِع کی تفصیلات خاص اسی گھر کی میزبان خواتین سے آج ہم تک پہنچی ہیں۔ ذیل میں اس کی پانچ مثالیں پیشِ خِدْمت ہیں:

﴿1﴾ ایک مرتبہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سائب یا اُمِّ مسیّب کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ پر کپکپی طاری ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: اے اُمِّ سائب یا اُمِّ مسیّب! کیوں کپکپا رہی ہو؟ عَرْض کی: بُخار کی وجہ سے۔ پھر فوراً کہنے لگیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکت نہ عَطا فرمائے تو ان کے اس جملے پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: بُخار کو بُرا مت کہو! یہ تو ابنِ آدم کی خطاؤں کو یوں دُور کرتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کی میل کو دور کرتی ہے۔[1]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شوہر حضرت سَیِّدُنا ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ......اصابہ، کتاب النساء، فصل فیمن عرف بالکنیۃ... الخ، حرف السین، ۱۲۰۴۳-ام السائب، ۸/۴۴۹

عَنْہ کی وفات کے بعد سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تَعْزِیَت** کیلئے آپ کے پاس تشریف لائے تو اُس وَقْت آپ نے اپنے چہرے پر مُصَبَّر (ایلوا) کا لیپ کیا ہوا تھا، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دیکھ کر دَرْیافْت فرمایا: **اُمِّ سَلَمَہ یہ کیا ہے؟** تو گویا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرْض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **عِدَّت میں چونکہ خوشبو لگانا مَنْع ہے اور ایلوے میں خوشبو نہیں ہوتی، اس وجہ سے میں نے اس کا لیپ کر لیا۔** اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: **اس سے چہرے میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگا لیا کرو اور دن میں صاف کر دیا کرو۔** (یعنی عِدَّت میں صرف خوشبو ہی مَمْنُوع نہیں بلکہ زِیْنَت بھی مَمْنُوع ہے، ایلوا خوشبودار تو نہیں مگر چہرے کا رنگ نکھار دیتا ہے اسے رنگین بھی کر دیتا ہے، لِہٰذا زِیْنَت ہونے کی وجہ سے اس کا لیپ مَمْنُوع ہے، اگر لیپ کی ضَرورت ہی ہو تو رات میں لگا لیا کرو کہ وہ وَقْت زِیْنَت کا نہیں اور دن میں دھو ڈالا کرو۔) پھر اِرشَاد فرمایا: **خوشبو اور مہندی سے بھی بال نہ سنوارو۔** (یعنی زمانۂ عِدَّت میں خوشبودار تیل بدن کے کسی حِصّہ خصوصًا سر میں اِسْتِعمال نہ کرو اور ہاتھ پاؤں اور سر میں مہندی نہ لگاؤ کہ مہندی میں بھینی خوشبو بھی ہے رَنگت بھی۔) عَرْض کی: **کنگھا کرنے کے لیے کیا چیز سر پر لگاؤں؟** (یعنی عورت کو سر دھونے کنگھی کرنے کی ضَرورت ہوتی ہے جب یہ چیزیں مَمْنُوع ہو گئیں تو یہ ضَرورت کیسے پوری کروں؟) فرمایا: **بیری کے پتّے سر**

پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔[1]

﴿3﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بسا اَوقات حضرت سَیِّدَتُنا شِفا بِنتِ عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر قیلولہ فرمایا کرتے تھے، چُنَانْچِہ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ایک بِسْتَر اور چادر کو مَخْصُوص کر رکھا تھا کہ جب کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوپہر میں ان کے گھر قیلولہ فرماتے تو یہی بِسْتَر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے بچھایا کرتیں۔ یہ بِسْتَر ہمیشہ آپ کے پاس رہا یہاں تک کہ جب مَروان بن حکم کا دور آیا تو اس نے لے لیا۔[2]

﴿4﴾ فتح مکہ کے دن سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سگی بہن حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر غسل فرمایا، پھر نمازِ چاشت ادا فرمائی۔[3] تو اس کی تفصیلات اسی طرح ایک مرتبہ ان کے ہاں تشریف لائے تو دَرْیافْت فرمایا: کچھ (کھانے کو) ہے؟ عَرْض کی: سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ اِرشاد فرمایا: لے آؤ! جس گھر میں سرکہ ہے، اس گھر والے سالن کے مُحتاج نہیں۔[4]

﴿5﴾ حضرت سَیِّدُنا حمزہ بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا خولہ

---

[1] ......مراٰۃ المناجیح، مع متن حدیث، عدت کا بیان، دوسری فصل، ۵/ ۱۵۳-۱۵۴

[2] ......استیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب الشین، ۳۴۰۸-الشفاء أم سلیمان، ۲/ ۵۳۷

[3] ......بخاری، کتاب تقصیر الصلوۃ، باب من تطوع...الخ، ص ۳۲۳، حدیث: ۱۱۰۳

[4] ......شمائل محمدیہ، باب ما جاء فی صفۃ ادام رسول اللہ، ص ۲۸۵، حدیث: ۱۷۳

بنت قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے کھانا تیّار کیا، تناوُل فرمانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: کیا میں گناہوں کو مِٹانے والی چیز کی طرف تمہاری رَہنُمائی نہ کروں؟ عَرض کی: یَا رَسُولَ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِرشَاد فرمایئے۔ فرمایا: مشقتوں کے باوُجُود پورا وُضو کرنا (یعنی سردی یا بیماری وغیرہ کی حالت میں جب وُضو مکمّل کرنا بھاری ہو تب مکمّل کرنا[1])، مَسجِد میں کثرَت سے جانا، ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز کا اِنتِظار کرنا گناہوں کو مِٹاتا ہے۔[2]

حصولِ علم کی تیسری صورت

حُصُولِ عِلم کی اس تیسری صُورَت سے مُراد یہ ہے کہ اُستاذ شاگرد کو اپنے پاس بلائے نہ اس کے ہاں جائے، بلکہ کسی خاص جگہ کا تَعَیُّن کر کے وہاں عِلم کی مَحفِل سجائے۔ اس اِعتِبار سے بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی تعلیم و تَربِیَت کا اِہتِمام فرمایا۔ جیسا کہ اِبتِدا میں بیان ہو چکا ہے کہ ایک صحابیہ نے بارگاہِ نبوّت میں حاضِر ہو کر جب یہ عَرض کی کہ ہم کو مَردوں کی طرح حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت میں حاضِری کا اتنا مَوقَع نہیں ملتا، لِہٰذا ایک دِن ہم کو بھی عَطا فرمائیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مَخصُوص جگہ پر مَخصُوص دن جَمع ہونے

[1] ......مرآۃ المناجیح، کتاب الطہارۃ، پہلی فصل، ۱/ ۲۳۳

[2] ......اصابہ، کتاب النساء، حرف الخاء، ۱۱۱۳۲-خولۃ بنت قیس بن قھد، ۸/ ۱۳۰

کا حُکم اِرشَاد فرمایا۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے مِرْاٰۃُ الْمناجیح میں فرماتے ہیں: تبلیغ وغیرہ کے لیے دِن مُقَرَّر کرنا بِالْکُل جائز بلکہ سنّت ہے۔ آج مدرسوں میں تعلیم، تعطیل، اِمْتِحان کے لیے دن مُقَرَّر ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ اسی طرح مِیلاد شریف، گیارھویں شریف، عُرْسِ بزرگان کے لیے دن مُقَرَّر کرنا جائز ہے کہ ان سب میں دین کی تبلیغ ہوتی ہے اور تبلیغ کیلئے دن کا تَعَیُّن دُرُسْت ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کسی عورت پر پردہ فَرْض نہ تھا کہ حُضُور اُمَّت کیلئے مِثْلِ والِد کے ہیں پھر بھی حُضُور بہت اِحْتِیاط فرماتے تھے۔[2]

حصولِ علم کی چوتھی صورت

صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے حُصُولِ عِلْم کی چوتھی صُورت کچھ یوں بنی کہ مُعَلِّمِ کائنات، فَخرِ موجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی خِدْمَت میں اَکْثَر مَوجُود رہنے والے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس بات کا پابند بنایا کہ وہ دینی اَحْکام اپنے گھر والوں بِالْخُصُوص خواتین کو بھی سکھایا کریں۔ جیسا کہ گزَشْتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عِلْمِ دِین سیکھنے کی غَرَض سے آئے ہوئے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشَاد فرمایا: جاؤ اپنے بیوی بچوں کو دِین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عَمَل کا

[1] .... بخاری، کتاب الاعتصام...الخ، باب تعلیم النبی...الخ، ص۱۷۶۹، حدیث: ۷۳۱۰ مفهومًا وملخصًا
[2] .... مِرْاٰۃ المناجیح، میت پر رونے کا باب، تیسری فصل، ۲/ ۵۱۶ ملتقطاً

حُکْم دو۔[1] ایک رِوایَت میں فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ بقرہ کو دو ایسی آیات پر خَتْم فرمایا ہے جو مجھے اس کے عَرْشی خزانے سے عَطا ہوئی ہیں، لِہٰذا انہیں خود سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سکھاؤ کہ یہ دونوں نَماز، قرآن اور دُعا (کا حِصّہ) ہیں۔[2] ایک رِوایَت میں اِرشَاد فرمایا: باندیوں کے لیے اچّھی تعلیم و تَرْبِیَت کا اِہتِمام کرکے انہیں آزاد کرنے کے بعد ان سے شادی کرنے والوں کے لیے دوہرا ثواب ہے۔[3] ایک مرتبہ کسی صحابیہ[4] نے بارگاہِ رِسَالَت میں عَرْض کی: اے **اللہ** کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنی جان آپ کو ہبہ کرتی ہوں۔ پھر وہ جواب کے اِنتِظار میں کافی دیر کھڑی رہیں تو ایک صحابی اٹھے اور یوں عَرْض کی: **یَا رَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو ضَرورت نہ ہو تو ان کی مجھ سے شادی فرما دیجئے۔ دَرْیافْت فرمایا: تمہارے پاس مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ عَرْض کی: سوائے اس تہبند کے کچھ نہیں۔ اِرشَاد فرمایا: تلاش تو کر! اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ انہوں نے جستجو کی مگر کچھ نہ پایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: کیا تجھے قرآن آتا ہے؟ عَرْض کی: جی فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ اِرشَاد فرمایا: (ٹھیک ہے) جاؤ!

---

[1] ...... بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبہائم، ص۱۴۹۹، حدیث: ۶۰۰۸

[2] ...... شعب الایمان، ۱۹-باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، تخصیص خواتم سورۃ البقرۃ بالذکر، ۲/۴۶۱، حدیث: ۲۴۰۳

[3] ...... بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واھلہ، ص۹۹، حدیث: ۹۷ مفھومًا

[4] ...... ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: یہ صحابیہ میمونہ بنت حارث، زینب بنت خزیمہ، اُمِّ شریک بنتِ جابر یا خولہ بنتِ حکیم میں سے کوئی ایک تھیں۔ (مرقاۃ، کتاب النکاح، باب الصداق، ۶/۳۲۶، تحت الحدیث: ۳۲۰۲)

میں نے تمہارا نِکاح اس سے کر دیا اسے قرآن سکھاؤ[۱] ۔[۲]

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کی تعلیم و تربِیت کے لیے ہر اِعْتِبار سے عَمَلی اِقدامات فرمائے، یہی وجہ ہے کہ دین کی تعلیمات سے کَمَاحَقُّہٗ آشنا ان صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ سے ایسے مردانِ حَق پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی ان اَوَّلِین درسگاہوں سے اِسْلَام کی حقانیت پر مر مٹنے کا ایسا جذبۂ لازوال پایا کہ اس کے ثمرات آج بھی ظاہِر ہیں۔ اِسْلَام کی یہی وہ پاکدامن بی بیاں تھیں جنہوں نے ہمیشہ کڑے وَقت میں اِسْلَام کی ڈگمگاتی کشتی کو سہارا دینے والے بازو مہیا کئے۔ بلاشبہ اِسْلَام کے اس ہرے بھرے دَرَخْت کی جڑوں کو مَضْبُوط سے مَضْبُوط تر کرنے کی خاطِر ان پاک طینت بیبیوں نے نہ صرف اپنا بلکہ اپنے جگر گوشوں کا خون دینے سے بھی گریز نہ کیا۔ تاریخ کے اوراق صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ

---

[۱] .... مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اس حدیث کی بنا پر بعض لوگوں نے سمجھا ہے کہ مَہر کی کوئی مِقْدَار مُقَرَّر نہیں مگر یہ غَلَط ہے، یہ حدیث اس کی تائید نہیں کرتی کیونکہ کسی اِمام کے نزدیک قرآن مَہر نہیں بن سکتا، سب کے ہاں مَہر مال ہونا چاہیے، ہاں مال کی ادنیٰ مِقْدَار میں اِخْتِلاف ہے اور یہاں قرآن پر نِکاح کیا گیا۔ مَعْلُوم ہوا کہ مَہر نکاح کا یہاں ذِکْر نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، مہر کا بیان، پہلی فصل ۵/ ۶۷) اسی طرح بہارِ شریعت میں ہے: جو چیز مال مُتَقَوَّم نہیں وہ مَہر نہیں ہو سکتی اور مہرِ مِثْل واجب ہو گا، مثلاً مَہر یہ ٹھہرا کہ شوہر عورت کو قرآنِ مجید یا عِلْمِ دین پڑھا دے گا یا حج و عمرہ کرا دے گا تو ان سب صورتوں میں مہرِ مِثْل واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، مہر کا بیان، مسائل فقہیہ، ۲/ ۶۵)

[۲] .... مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب الصداق، الفصل الاول، ۱/ ۵۸۷، حدیث: ۳۲۰۲ ملتقطًا

تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے ایسے اَن گِنَت واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں سے صِرف ایک واقعہ پیشِ خِدْمَت ہے:

رات کا پچھلا پَہر تھا، سارے کا سارا مدینہ نُور میں ڈوبا ہوا تھا۔ اَہْلِ مدینہ رَحْمت کی چادر اَوڑھے مَحْوِ خواب تھے، اتنے میں مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بِلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پُر کیف صدا مدینۂ منوّرہ کی گلیوں میں گونج اٹھی: آج نَمازِ فَجْر کے بعد مجاہِدین کی فوج ایک عظیم مُہِم پر روانہ ہو رہی ہے۔ مدینۂ مُنَوَّرہ کی مقدَّس بیبیاں اپنے شہزادوں کو جنَّت کا دولھا بنا کر فوراً دربارِ رِسالت میں حاضر ہو جائیں۔

ایک بیوہ صحابیہ اپنے چھ سالہ یتیم شہزادے کو پہلو میں لٹائے سو رہی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِعلان سن کر چونک پڑیں! دِل کا زَخْم ہرا ہو گیا، یتیم بچّے کے والدِ گرامی گُزشتہ برس غزوۂ بدر میں شہید ہو چکے تھے۔ ایک بار پھر شَجرِ اِسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضَرورت درپیش تھی مگر ان کے پاس چھ سالہ مَدَنی مُنّے کے عِلاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طُوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے مَدَنی مُنّے کی آنکھ کُھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہو کر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں مَدَنی مُنّے کو اپنے دل کا دَرد کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہو گئی۔ ماں کی گِریہ وزاری کے تَاَثُّر سے مَدَنی مُنّا بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے مَدَنی مُنّے کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا دَرد جاننے کیلئے بَضِد تھا۔ آخِر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِعلان کیا ہے، مجاہِدین

کی فوج میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ آقائے نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے جاں نثار طَلَب فرمائے ہیں۔ کتنی بخت بیدار ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لیے دربارِ رِسالت میں حاضِر ہو کر اشکبار آنکھوں سے اِلتجائیں کر رہی ہوں گی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، آقا! ہمارے اَرمانوں کی حقیر قربانیاں قبول فرمالیجئے، سرکار! عمر بھر کی محنت وُصُول ہو جائے گی۔ اتنا کہہ کر ماں ایکبار پھر رونے لگی اور بھرّائی ہوئی آواز میں کہا: کاش! میری گود میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانۂ شوق لے کر آقا کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاتی۔ مَدَنی مُنّا ماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چُپ کرواتے ہوئے جوشِ ایمانی کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مَت رو، مجھی کو پیش کر دینا۔ ماں بولی: بیٹا! تم ابھی کمسن ہو، میدانِ کارزار میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ بَرْدَاشت نہیں کر سکو گے۔ مَدَنی مُنّے کی ضِد کے سامنے بِالآخِر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نمازِ فَجْر کے بعد مَسْجِدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے باہَر میدان میں مُجاہِدین کا ہُجوم ہو گیا۔ ان سے فارِغ ہو کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپَس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے چھ۶ سالہ مَدَنی مُنّے کو لیے ایک طرف کھڑی تھی۔ شاہِ شیریں مَقال، صاحِبِ جُودو نَوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آمد کا سَبَب دَرْیافْت کرنے کیلئے بھیجا۔ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قریب جا کر نِگاہیں جھکائے آنے کی وجہ دَرْیافْت کی۔

خاتون نے بَھرّائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پہر آپ اِعلَان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزرے تھے، اِعلَان سُن کر میرا دِل تڑپ اُٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانۂ شوق لے کر حاضِر ہوتی فَقَط میری گود میں یِہی ایک چھ۶ سالہ یتیم بچّہ ہے جس کے والِد گزَشْتہ سال غَزوۂ بدر میں جامِ شَہادَت نوش کرچکے ہیں میری زِندَگی بھر کی پونجی یِہی ایک بچّہ ہے، جسے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیار سے مَدَنی مُنّے کو گود میں اُٹھالیا اور بارگاہِ رِسَالَت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عَرْض کیا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَدَنی مُنّے پر بہُت شَفْقت فرمائی۔ مگر کمسِنی کے سَبَب میدانِ جِہاد میں جانے کی اِجازَت نہ دی۔[1]

کس علم کا حصول ضروری ہے؟

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! اِسلَام نے عِلْم حاصِل کرنے کو ہر چیز پر ترجیح دی ہے اور اِسلَام قطعاً یہ اِجازَت نہیں دیتا کہ کوئی بھی مسلمان خود کو عِلْم سے مَحرُوم رکھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کون سا عِلْم ہے جس کا حاصِل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فَرْض قرار دیا گیا ہے اور اگر اس کے حُصُول میں چین جیسے دُور دراز ملک میں جانے کی مَشَقَّت اور تکلیف بھی اُٹھانا پڑے تو ضَرور اُٹھائے مگر عِلْم حاصِل کرے۔[2] اس ضِمن میں شَیخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلِسُنّت،

[1] .... جوشِ ایمانی، ص ۲ بحوالہ زلف وزنجیر، ص ۲۳۶

[2] .... بہار شریعت، اسلام اور علم کی اہمیت، ۳/ ۱۰۲۹

بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: (فَرض عِلم سے) اسکول کالج کی دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دینی عِلم مُراد ہے۔ لِہٰذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فَرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات، پھر رَمضانُ المبارَک کی تشریف آوری پر فَرض ہونے کی صُورَت میں روزوں کے ضَروری مَسائِل، جس پر زکوٰۃ فَرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مَسائل، اسی طرح حج فَرض ہونے کی صُورَت میں حج کے، نِکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجِر کو خرید و فَروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وعلیٰ ھٰذا القِیاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مَرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالَت کے مُطابِق مسئلے سیکھنا فَرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کے لئے مَسائِلِ حَلال و حَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائِلِ قلب (باطِنی مَسائِل) یعنی فرائضِ قَلبیہ (باطِنی مسائل) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، ریاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہَم فرائض سے ہے۔ مُہلِکات یعنی ہَلاکَت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کے جھوٹ، غیبت، چغلی، بُہتان وغیرہ کے بارے میں ضَروری مَعلُومات حاصِل کرنا بھی فَرض ہے تاکہ ان گناہوں سے بچا جاسکے۔ (1)

---

[1] .... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۵، مزید تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۶۲۳ تا ۶۲۴، قوت القلوب مترجم ۱ / ۶۱۳ تا ۶۱۹

علم سیکھنے میں آج کی عورت کا حال

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! عِلْمِ دین سیکھنا کسی خاص گروہ یا طبقے کا کام نہیں، بلکہ ہر ایک پر اپنی ضَرورت کے مُطابِق عِلْم سیکھنا فَرض ہے۔ مگر اَفسوس! آج ہماری اَکْثَرِیَّت عِلْم سے دُور دِکھائی دیتی ہے۔ عرصۂ دَراز تک نَماز پڑھنے والیوں کو وُضو تک کا دُرُسْت طریقہ مَعْلُوم نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ اس کے فرائض وواجبات سے آگاہی ہو۔ کثیر اِسلامی بہنیں رمضان کے روزے، حج وزکوٰۃ کے ضَروری مَسائل سے ناآشنا ہیں۔ اسی طرح حَسَد، بُغْض و کینہ، تکبُّر، غیبت، چُغْلِی، بُہْتان، شُماتَت جیسے کئی ایسے اُمور ہیں جن کا جاننا فَرض ہے۔ لیکن ایک تعداد ہے جنہیں ان کی تعریف تک نہیں آتی بلکہ انہیں تو یہ بھی مَعْلُوم نہیں کہ یہ وہ باتیں ہیں جن کا عِلْم حاصِل کرنا فَرض ہے۔ لِہٰذا عِلْمِ دِین سیکھ کر ان تمام اُمور سے بچنا بے حد ضَروری ہے، مگر اَفْسوس صد اَفْسَوس! ہم عِلْمِ دِین سیکھنے سے دُور ہیں۔

علم سیکھنے میں صحابیات کا حال

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو جب بھی کوئی دینی یا دُنْیاوِی الجھن درپیش ہوتی فوراً بارگاہِ نبوی میں خود حاضِر ہو کر یا کسی کے ذریعے اس کا حل مَعْلُوم کر لیتیں اور دینی مَسائل سیکھنے میں کبھی حیا کو آڑے نہ آنے دیتیں، جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا نے اَنصاری خواتین کی تعریف کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: انصاری خواتین کتنی اچّھی ہیں کہ دینی مَسائل سیکھنے میں حیا نہیں کرتیں۔ [1]

[1] ....مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال... الخ، ص۱۳۶، حدیث: ۶۱-(۳۳۲)

بسا اَوقات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **صَحَابِیَّات طَیِّبَات** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو اپنے ذاتی مَسائل کا حل پوچھنے کی ترغیب بھی دلایا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت **سَیِّدَتُنا اُمِّ کثیر انصاریہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: میں اور میری بہن سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئیں تو میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: میری بہن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے مگر وہ پوچھنے میں حیا کرتی ہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اسے پوچھنا چاہیے کیونکہ عِلْم حاصِل کرنا فَرْض ہے۔[1]

صحابیات طیبات کے پوچھے گئے سوالات

آیئے! صَحَابِیَّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے چند سوالات مُلَاحَظہ کرتی ہیں جو انہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُخْتَلِف اَوقات میں پوچھے یا ان کی مَوجُودگی میں پوچھے گئے اور انہوں نے انہیں رِوایَت کیا۔

پاکی و طَہارَت کے متعلق سوال

دینِ اِسلام میں پاکی و طَہارَت کو جو اَہمیَّت حاصِل ہے اس کی مِثال دنیا کے کسی بھی مَذْہَب میں نہیں ملتی۔ تمام عِبادات کا دار و مَدار پاکی و طَہارَت پر ہی ہے۔ صَحَابِیَّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے اس کے بارے میں کبھی مَسائل دَرْیافْت کرنے میں حیا محسوس نہ کی۔ چُنَانْچِہ ذیل میں صِرف چار مثالیں پیشِ خِدْمَت ہیں:

[1] ....اصابہ، کتاب النساء، فیمن عرف بالکنیة، حرف الکاف، ۱۲۲۲۰-ام کثیر بنت یزید، ۸/ ۵۱۶

﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بِنْتِ شَکَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقْدَس میں حاضِر ہو کر یوں عَرْض گزار ہوئیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب ہم میں سے کوئی عورت حَیض سے پاک ہو تو وہ غُسل کیسے کرے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ بیری کے پتوں والا پانی لے کر وُضُو کرے، پھر مَل مَل کر سر دھوئے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہائے، پھر ایک روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصِل کرے۔ عَرْض کی: رُوئی سے کیسے پاکی حاصِل کروں؟ فرمایا: بس اس سے پاکی حاصِل کرو۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات سمجھ گئی پھر میں نے اسے سمجھایا کہ اس پاکی حاصِل کرنے سے مُراد خون کے نشانات کو صاف کرنا ہے۔[1]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا خولہ بِنْتِ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے جنابِ محبوبِ باری صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں عَرْض کی: اے اللّٰہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس ایک ہی لِباس ہے جو حَیض کے دوران خون آلود ہو جاتا ہے، اس صُورَت میں میرے لیے کیا حُکْم ہے؟ اِرشَاد فرمایا:

[1] .... ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب الاغتسال من الحیض، ص ۶۵، حدیث: ۳۱۴

اِنْقِطَاعِ حیض (یعنی حیض کے خَتْم ہونے) پر اسے دھو کر نَماز پڑھ لیا کرو۔ میں نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دھونے کے باوُجود خون کا اَثَر باقی رہ جاتا ہے۔[1] اِرشَاد فرمایا: کوئی حَرَج نہیں۔[2]

﴿3﴾ خادِمِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ نبوی میں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! الله عَزَّوَجَلَّ حَق بیان کرنے سے حَیا نہیں فرماتا، کیا جب عورت کو اِحتِلام ہو تو اس پر غُسل واجِب ہے؟ اِرشَاد فرمایا: (ہاں!) جب وہ پانی (مَنی) دیکھے۔ وہاں مَوجُود اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے (حَیا کے سَبَب) اپنا چہرہ چھپا لیا اور عَرض کی: کیا عورت کو بھی اِحتِلام ہوتا ہے؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں! اگر ایسا نہ ہو تو بچہ کس وجہ سے ماں کے مُشابِہ ہوتا ہے۔[3]

﴿4﴾ حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنْتِ ابو حُبَیش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت میں عَرض کی: مجھے اَیّامِ حَیض سے زیادہ اس قَدَر خون آتا ہے کہ کبھی پاک نہیں رہتی، تو کیا

---

[1] ...... اگر نَجاست دُور ہو گئی مگر اس کا کچھ اَثَر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازِم ہے ہاں اگر اس کا اَثَر بدِقّت (یعنی دُشواری سے) جائے تو اثر دُور کرنے کی ضَرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجَت نہیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، نجاستوں کا بیان، ص۲۵۸)

[2] ...... معجم کبیر، مسانید النساء، باب الخاء، خولة بنت حکیم، ۱۰/۲۷۷، حدیث: ۲۰۰۸۲ ملخصًا

[3] ...... بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، ص۱۰۸، حدیث: ۱۳۰ مفهومًا

میں نَماز چھوڑ دوں؟ اِرشَاد فرمایا: نہیں، یہ تو ایک رَگ کا خون ہے، حَیض نہیں۔[1] جب حَیض کے دن آیا کریں تو نَماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو خون دھو کر نَماز پڑھ لیا کرو[2]۔[3] یہی مسئلہ مسلم شریف میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ بِنْتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا[4] سے اور اُسْدُ الْغَابہ میں حضرت سَیِّدَتُنا بادیہ بِنْتِ غَیلان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا[5] سے بھی مَروِی ہے۔

نَماز کے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ فَرْوَہ انصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسَالَت،

---

[1] ...... یعنی رحم کے قرب کی کوئی رگ کھل گئی ہے جس سے یہ خون جاری ہو گیا ہے رحم کا خون نہیں ہے، لِہٰذا اس کے اَحکام حیض و نفاس کے سے نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، مستحاضہ کا باب، پہلی فصل، ۱/۳۵۴)

[2] ...... یعنی اِسْتِحاضہ کی بیماری لگنے سے پہلے تمہیں جن تاریخوں میں حیض آتا تھا وہ ہی تاریخیں اب بھی حیض کی مانو، ان میں نَماز وغیرہ چھوڑ دو اور ان تاریخوں کے بعد خون اِسْتِحاضہ کا شمار کرو اور نَماز وغیرہ شروع کر دو اور جس عورت کو بالِغہ ہوتے ہی استحاضہ شروع ہو جائے، حیض کی تاریخیں مُقرَّر نہ ہونے پائیں وہ ہر مہینہ کے اوّل دس دن حیض شُمار کرے اور بیس دن اِسْتِحاضہ کے کہ اسی میں اِحْتِیاط ہے۔ یہاں خون دھو ڈالنے سے مُراد اگر حیض کا خون ہے تب تو دھو ڈالنے سے مُراد غُسل کرنا ہے کیونکہ حیض جانے پر غُسل فَرض ہے اور اگر اِسْتِحاضہ کا خون مُراد ہے تو مَطلَب یہ ہے کہ اپنے بدن و کپڑے سے اِسْتِحاضہ کا خون دھو کر پھر وُضُو کر کے نَماز پڑھ لیا کرو۔ اس میں غُسل واجِب نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، مستحاضہ کا باب، پہلی فصل، ۱/۳۵۴)

[3] ...... مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلھا وصلاتھا، ص۱۳۶، حدیث: ۳۳۳

[4] ...... مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلھا وصلاتھا، ص۱۳۶، حدیث: ۳۳۴

[5] ...... اسد الغابہ، کتاب النساء، حرف الباء، ۶۷۶۲-بادیۃ بنت غیلان، ۷/۳۳

شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا کہ کونسا عَمَل اَفضل ہے؟ اِرشَاد فرمایا: اَوَّل وَقْت میں نَماز ادا کرنا۔[1]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ رافِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت میں عَرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول! میری ایسے عَمَل پر رہنمائی فرمایئے جس پر اللہ تعالیٰ مجھے اَجر و ثواب عَطا فرمائے؟ اِرشَاد فرمایا: اے اُمِّ رافِع! جب نَماز پڑھنے کا ارادہ کرو ہو تو دس دس مرتبہ تَسْبِیْح (سُبْحٰنَ اللہ)، تَہْلِیْل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ)، تَحْمِیْد (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) اور تَکْبِیْر (اَللہُ اَکْبَر) کہو اور دس مرتبہ اِسْتِغْفَار کرو (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللہ کہو)، جب تم تَسْبِیْح، تَہْلِیْل، تَحْمِیْد اور تَکْبِیْر کہو گی اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے اور جب اِسْتِغْفَار کرو گی اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: میں نے تمہیں بخش دیا۔[2]

روزہ کے متعلق سوال

﴿1﴾ ایک صحابیہ نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صَدَقہ میں دی تھی اب وہ فوت ہو گئی ہیں (اور وہ باندی بطورِ میراث مجھے مل رہی ہے آیا اسے لوں یا نہ لوں یا کسی اور کو خیرات دیدوں[3]) اِرشَاد فرمایا:

[1] .... اسد الغابہ، الکنی من النساء، حرف الفاء، ۷۵۶۴-ام فروۃ الانصاریۃ، ۷/ ۳۶۵

[2] .... عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب ما یقول اذا قام الی الصلاۃ، ص۸۴، حدیث: ۱۰۷

[3] .... مرآۃ المناجیح، باب کون شخص صدقہ واپس نہ لے، پہلی فصل، ۳/ ۱۳۲

تمہارا ثواب تمہیں مل چکا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں واپس لوٹا دی ہے۔ عَرض کی: میری ماں پر ایک مہینہ کے روزے تھے کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا: ہاں ان کی طرف سے روزے رکھو! [1] عَرض کی: انہوں نے کبھی حج بھی نہیں کیا تھا کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کروں؟ فرمایا: ہاں ان کی طرف سے حج ادا کر دو۔[2] [3]

عمرہ و حج کے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ طَلِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: کون سی عِبادت حج کے

---

[1] ......پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یاد رکھئے! روزہ خالِص بَدَنی عِبادت ہے جس میں نِیابَت (قائم مقامی) ناجائز ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿۳۹﴾۔ ترجمۂ کنزالایمان: آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ (پ۲۷، النجم: ۳۹) اور فرماتا ہے: لَهَا مَا كَسَبَتۡ ترجمۂ کنزالایمان: ان کے لیے ان کی کمائی۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۴۱) اور فرماتا ہے: وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۴) حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے، نہ روزے رکھے۔ یہاں (اس حدیث پاک میں) روزوں کا کفارہ دینا مُراد ہے یعنی تم اپنی ماں کے روزوں کا فدیہ دے دو جو حکماً روزہ ہے۔ (مِرْاٰۃُ المناجیح، باب کون شخص صدقہ واپس نہ لے، پہلی فصل، ۳/ ۱۳۲)

[2] ...... تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ قریبُ الْفَنا بیمار یا بوڑھے کی طرف سے اور میت کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے کیونکہ حج خالِص بَدَنی عِبادت نہیں بلکہ بدنی اور مالی کا مجموعہ ہے جو سخت مجبوری اور معذوری کی حالَت میں دوسری کے ادا کر دینے سے ادا ہو سکتا ہے۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، باب کون شخص صدقہ واپس نہ لے، پہلی فصل، ۳/ ۱۳۲ بتصرف)

[3] ...... مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ص ۴۱۵، حدیث: ۱۵۷-(۱۱۴۹)

برابر ہے؟ اِرشَاد فرمایا: ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں عمرہ کرنا۔[1]

《2》 قبیلہ جُہَیْنَہ کی ایک عورت نے بارگاہِ رِسَالَت میں حاضِر ہو کر یہ سوال کیا: میری ماں نے یہ نَذْر مانی تھی کہ وہ حج کریں گی مگر حج کیے بغیر فوت ہو گئی ہیں، تو کیا اب میں اِن کی طرف سے حج ادا کروں؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں! تم اس کی طرف سے حج ادا کرو، بتاؤ! اگر تمہاری ماں پر کچھ قَرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ عَرض کی: جی ہاں۔ تو اِرشَاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قَرض ادا کرو کیونکہ **اللہ تعالٰی** اس بات کا سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قَرض ادا کیا جائے۔[2]

《3》 حَجَّۃُ الْوَدَاع کے مَوْقَع پر قبیلہ خَثْعَم کی ایک عورت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر یوں عَرض گزار ہوئی: **یَا رَسُولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بندوں پر حج فَرض فرمایا ہے مگر میرے والِد اس قَدْر بوڑھے ہیں کہ سواری پر بھی بیٹھ نہیں سکتے، کیا میں ان کی جانِب سے حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: ہاں (ہو جائے گا)۔[3]

《4》 سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حَجَّۃُ الْوَدَاع کے لیے تشریف لے

[1] ...... عمدۃ القاری، کتاب العمرۃ، باب عمرۃ فی رمضان، ۷/ ۴۱۵، تحت الحدیث: ۱۷۸۲

[2] ...... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحج والنذور عن المیت...الخ، ص ۴۹۳، حدیث: ۱۸۵۲

[3] ...... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحج عمن لایستطیع...الخ، ص ۴۹۳، حدیث: ۱۸۵۴ مفہومًا

جارہے تھے تو مقامِ رَوْحا میں ایک قافِلہ سے مُلاقات ہوئی، وہاں کسی عورت نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں ایک چھوٹا سا بچہ پیش کرتے ہوئے عَرض کی: کیا اس کا بھی حج ہو سکتا ہے؟(یعنی اگر میں اس کا اِحْرام بندھوا دوں اور اسے گود میں لے کر سارے ارکانِ حج ادا کروں تو کیا میرے حج کے ساتھ اس کا حج بھی ہو جائے گا؟) فرمایا: ہاں! اور تجھے بھی اس کا ثواب ملے گا (یعنی بچہ کو بھی حج کا ثواب ملے گا حج کرنے کا اور تجھے بھی اس کے حج کا ثواب ملے گا حج کرانے کا)[1]۔[2]

صدقہ و خیرات کے متعلق سوال

﴿1﴾ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ بُجَیْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا بارگاہِ رِسالت میں یوں عَرض گزار ہوئیں: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی غریب میرے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے مگر پاس کچھ ہوتا نہیں جو اسے دوں (تو ایسی کشمکش میں

---

[1] .... مذکورہ رِوایت میں قوسین میں مَوجُود عِبارت مِرْاٰۃ المناجیح سے لی گئی ہے، جبکہ اس رِوایت کی شرح میں مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: فقہا فرماتے ہیں کہ اگرچہ نابالغ بچہ کا حج ثواب کے لِحاظ سے تو ہو جائے گا مگر اس سے حجۃُ الْاسلام ادا نہ ہو گا، بالغ ہونے پر پھر حج کرنا پڑے گا لیکن اگر فقیر یا غلام حج کرے تو ان کا حجۃُ الْاسلام ادا ہو جائے گا کہ امیری یا آزادی کے بعد انہیں دوبارہ حج کرنا ضروری نہیں کہ ہر شخص مکہ معظمہ پہنچ کر وہاں کا ہی مانا جاتا ہے، مکہ کا فقیر یا غلام حج اسلام کر سکتا ہے مگر (مکہ) معظمہ کے چھوٹے بچوں کے حج سے حجۃُ الْاسلام ادا نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا ثواب ماں باپ کو بھی ملتا ہے لہٰذا انہیں نماز روزہ کا پابند بناؤ۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، حج کا بیان، پہلی فصل، ۴/۸۸)

[2] .... مسلم، کتاب الحج، باب صحۃ حج الصبی ... الخ، ص۶۹۹، حدیث: ۴۰۹-(۱۳۳۶) ملتقطًا

کیا کروں)؟ اِرشَاد فرمایا: اگر تمہارے پاس سوائے جلے ہوئے کھر کے اور کچھ نہ ہو تو وہی اسے دے دو۔[1]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بارگاہِ بے کس پناہ میں عَرض گزار ہوئیں: **یَارَسُولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ہمیں صَدَقہ کے مُتَعَلِّق کچھ بتائیے؟ اِرشَاد فرمایا: جو رضائے الٰہی کی خاطر صَدَقہ کرے یہ اس کے لیے جہنّم سے رُکاوٹ ہے۔ عَرض کی: کتے کی قیمت کے بارے میں وَضاحَت فرمائیے! فرمایا: یہ **جَاہِلِیَّت** کی کمائی ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔ عَرض کی: عَذابِ قَبْر پر کچھ بیان کیجئے! فرمایا: عذابِ قَبْر پیشاب کی چھینٹوں سے بھی ہوتا ہے، جسے یہ پڑ جائیں وہ پانی سے دھولے۔[2]

﴿3﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اسما بنتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرت سَیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آمدنی سے صَدَقہ کرنے کے مُتَعَلِّق عَرض کی: **یانَبِیَّ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس سوائے میرے شوہر کی آمدنی کے کچھ نہیں ہوتا، اگر میں اس سے کچھ صَدَقہ کروں تو کوئی حَرَج تو نہیں؟ اِرشَاد فرمایا: جس قَدْر ہو سکے اتنا صَدَقہ دو اور مال کو اپنے پاس روک کر نہ رکھو، ورنہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی تجھ سے اپنا رِزْق روک لے گا۔[3]

---

[1] ...... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی حق السائل، ص۱۸۹، حدیث: ۶۶۵

[2] ...... معرفۃ الصحابۃ، ذکر الصحابیات... الخ، ۴۰۱۵-میمونۃ... الخ، ص۳۴۴۵، حدیث: ۷۸۴۲

[3] ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی... الخ، ص۳۶۹، حدیث: ۸۹-(۱۰۲۹) مفھومًا

(4) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب ثَقَفِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تَبار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عورتو! صَدَقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔ تو میں اپنے شوہر کے پاس گئی اور کہا: آپ ایک تنگدست شخص ہیں اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں صَدَقہ کرنے کا حُکم دیا ہے، جایئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھئے کہ اگر میں آپ پر صَدَقہ کروں تو کیا میری طرف سے ادا ہو جائے گا اگر نہیں تو کسی اور پر خرچ کر دوں۔ تو سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: تم خود ہی چلی جاؤ۔ لہٰذا میں بارگاہِ نبوی میں حاضِر ہوئی تو دیکھا کہ انصار کی ایک عورت بھی یہی سوال کرنے کے لئے درِ دولت پر حاضِر ہے۔ ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَرْعُوب رہتی تھیں، چُنانچِہ جب حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہماری طرف آئے تو ہم نے ان سے کہا: خدمتِ اقدس میں جا کر عَرْض کیجئے کہ دو۲ عورتیں دروازے پر اس سوال کے لئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہر اور زیرِ کفالت یتیموں پر صَدَقہ کریں تو کیا انکی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اور اے بلال! یہ نہ بتایئے گا ہم کون ہیں۔ چُنانچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہو کر یہ سوال کیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار

فرمایا: وہ عورتیں کون ہیں؟ عَرض کی: اَنصار کی ایک عورت اور زینب ہے۔ فرمایا: کونسی زینب؟ عرض کی: عبداللہ بِن مَسْعُود کی زوجہ۔ اِرشاد فرمایا: ان دونوں کے لئے دُگنا اجر ہے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صَدَقے کا۔[1]

دعا کے متعلق سوال

﴿1﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکثرت یہ دُعا فرمایا کرتے تھے: یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔ یعنی اے دِلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ حضرت سَیِّدَتُنا اسما بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس کے مُتَعَلِّق کچھ یوں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دِل اُلٹ پَلَٹ ہو جاتا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں! ہر انسان کا دِل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُنگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے،[2] اگر چاہے سیدھا رکھے اگر چاہے ٹیڑھا کر دے۔ چُنانچِہ ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو ہِدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کرے اور ہمیں اپنی

[1] ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی... الخ، ص ۳۶۰، حدیث: ۱۰۰۰

[2] ...... مُفسّرِ شہیر، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اس مفہوم کی حدیث پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یہ عبارت مُتَشابِہات میں سے ہے کیونکہ رب تعالیٰ انگلیوں، ہاتھوں وغیرہ اَعْضا سے پاک ہے، مَقْصَد یہ ہے کہ تمام کے دل اللہ کے قبضہ میں ہیں کہ نہایت آسانی سے پھیر دیتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے تمہارا کام میری انگلیوں میں ہے، یا میں سوالات کا جواب چٹکیوں سے دے سکتا ہوں۔ (مرآۃ المناجیح، باب القدر، پہلی فصل، ۱/۹۹)

رَحمت عَطا فرمائے، وُہی سب سے زیادہ عَطا کرنے والا ہے۔ عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی ایسی دُعا سکھایئے جو میں اپنے لئے مانگا کروں؟ اِرشَاد فرمایا: یہ دُعا مانگا کرو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ، وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ۔ یعنی اے اللہ! میرے گناہ مُعاف فرما، میرے دِل کی سختی دُور فرما اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے بچالے۔[1]

نکاح کرنے کے متعلق سوال

﴿1﴾ ایک خَثْعَمِیَّہ خاتون نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں غیر شادی شدہ عورت ہوں، مجھے بتائیں کہ شوہَر کا عورت پر کیا حَق ہے تاکہ اگر میں اُس کے ادا کی طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی بیٹھی رہوں۔ اِرشَاد فرمایا: بیشک شوہر کا زَوجہ پر حق یہ ہے کہ عورت کَجاوہ[2] پر بیٹھی ہو اور مرد اُسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے اور مرد کا عورت پر یہ بھی حَق ہے کہ اس کی اِجازَت کے بغیر نَفْلی روزہ نہ رکھے، اگر رکھے گی تو بے کار بُھوکی پیاسی رہی، روزہ قبول نہ ہو گا اور گھر سے اس کی اِجازَت کے بغیر کہیں نہ جائے، اگر جائے گی تو آسمان اور رَحمت وعذاب کے فرشتے سب اُس پر لعنت کریں گے جب تک کہ پَلَٹ کر نہ آئے۔ یہ سُن کر عَرض کرنے

[1] ...... معجم کبیر، مسانید النساء، عبد الحمید بن بھرام... الخ، ۱۰/ ۸۹، حدیث: ۱۹۲۳۷

[2] ...... کَجاوہ یعنی اونٹ کی کاٹھی جس پر دو۲ افراد آمنے سامنے بیٹھتے ہیں۔

لگیں: پھر تو میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔[1]

《2》☜ ایک اور صحابیہ نے بارگاہِ رِسالت میں اپنے چچا کے بیٹے کے مُتَعَلِّق عَرض کی کہ اس نے مجھے پیامِ نکاح دیا ہے۔ لہٰذا مجھے بتایئے کہ شوہر کا عورت پر کیا حَق ہے؟ اگر اس کی ادائیگی میرے بَس میں ہو تو میں اُس سے نکاح کر لوں۔ اِرشَاد فرمایا: مرد کا ایک ادنیٰ حق یہ ہے کہ اگر اُس کے دونوں نتھنے خون یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اُسے اپنی زَبان سے چاٹے تو بھی شوہر کے حَق سے بری نہ ہوئی، اگر آدمی کا آدمی کو سجدہ رَوا ہوتا تو میں عورت کو حُکْم دیتا کہ مَرد جب باہَر سے اس کے سامنے آئے، اسے سجدہ کرے کہ خدا (عَزَّوَجَلَّ) نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے۔ یہ اِرشَاد سُن کر وہ بولیں: قسم اس کی جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حَق کے ساتھ بھیجا! میں رہتی دنیا تک نِکاح کا نام نہ لوں گی۔[2]

《3》☜ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لے کر بارگاہِ نبوی میں حاضِر ہوئے اور عَرض کی: میری یہ بیٹی نِکاح کرنے سے اِنْکَار کر رہی ہے۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اِرشَاد فرمایا: اَطِيْعِي اَبَاكِ۔ یعنی اپنے باپ کا حُکْم مان۔ تو اُس لڑکی نے عَرض کی: قسم اُس کی جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا! میں (اس وَقت تک) نکاح نہ کروں گی جب تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1] ...... مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المراۃ، ۴/۴۰۳، حدیث: ۷۶۳۸

[2] ...... مستدرك، کتاب النکاح، ۱۱۴۸-حق الزوج علی زوجته، ۲/۵۴۷، حدیث: ۲۸۲۲

مجھے یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا عورت پر کیا حق ہے۔ اِرشَاد فرمایا: شوہر کا حَق عورت پر یہ ہے اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اس کے نتھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے نگل لے تو بھی مرد کا حق ادا نہ ہوا۔ اس پر اس نے قسم کھائی کہ میں کبھی شادی نہ کروں گی تو حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: عورَتوں کا نکاح نہ کرو جب تک ان کی مرضی نہ ہو۔[1]

حسن سلوک کے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اسما بنتِ ابی بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: جس زمانہ میں قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُعَاہدہ کیا تھا میری مُشْرِکہ ماں میرے پاس آئی، میں نے عَرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے دور ہے، کیا میں اس سے صِلہ رحمی کروں؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں اس کے ساتھ صِلہ رحمی سے پیش آؤ[2]۔[3]

---

[1] ......مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المراۃ، ۴/ ۴۰۳، حدیث: ۷۶۳۹

[2] ......مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کافر و مُشْرِک ماں باپ کی بھی خِدمَت اولاد پر لازِم ہے۔ فقہا فرماتے ہیں کہ مُشْرِک باپ کو بت خانہ لے نہ جائے مگر جب وہاں پہنچ چکا ہو تو وہاں سے گھر لے آئے کہ لے جانے میں بت پرستی پر مدد ہے اور لے آنے میں خدمت ہے، دوسرے عزیز و قرابت دار بھی اگر مُشْرِک و کافر ہو مگر محتاج ہوں تو ان کی مالی خدمت کرے۔ (مرآۃ المناجیح، بھلائی وسلوک کا بیان، پہلی فصل، ۶/ ۵۱۷)

[3] ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ...الخ، ص۳۶۱، حدیث: ۵۰-(۱۰۰۳)

خانگی معاملات کے متعلق سوال

﴿1﴾ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا حولا عطارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ مصطفٰے میں اپنے شوہر کی شِکایت کرتے ہوئے عَرض کی: میں رضائے الٰہی کی خاطر ہر روز اپنے شوہر کے لیے دلہن کی طرح خوشبو لگاتی اور بناؤ سنگار کرتی ہوں، اس کے باوُجود وہ مجھ میں رَغْبَت نہیں رکھتے، بلکہ ان کے پاس جاتی ہوں تو وہ اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں، اب تو مجھے یہ مَحْسُوس ہونے لگا ہے کہ وہ مجھے پسند ہی نہیں کرتے۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: جاکر اپنے شوہر کی اِطاعَت کرتی رہو۔ عَرض کی: اس میں میرے لیے کیا اجر ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بتایا کہ میاں بیوی جب ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کرتے ہیں تو بہُت زیادہ اَجر کے مُسْتَحِق ٹھہرتے ہیں، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حمل کی تکالیف اور وِلادَت سے دودھ چھڑانے تک کے تمام مُعامَلات میں ملنے والے اَجر کا بھی ذِکر فرمایا۔[1]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا ہند بنتِ عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُتَعَلِّق بارگاہِ رِسالَت میں عَرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابوسفیان کم خَرچ کرنے والے آدمی ہیں اتنا خَرچ نہیں دیتے

[1] ...... اسد الغابہ، کتاب النساء، حرف الحاء، ۶۸۶۷-الحولاء العطارۃ، ۷/۷۷

جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو، تو کیا میں ان کی لاعلمی میں کچھ لے سکتی ہوں؟ اِرشَاد فرمایا: تم اتنا لے سکتی ہو جو دَسْتُور کے مُطابِق تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو۔[1]

﴿3﴾ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے بَیْعَت لی تو ایک عورت نے کھڑے ہو کر عَرْض کی: **یانَبِیَّ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم تو اپنے باپ، دادا، اولاد اور خاوندوں پر بوجھ ہیں (یعنی یہ لوگ ہمیں ہمارے حق پورے نہیں دیتے ہم پر خَرْچ کرتے گھبراتے ہیں[2])۔ ہمیں ان کے مالوں سے کس قَدْر حلال ہے؟ اِرشَاد فرمایا: تر کھانا جسے تم کھالو اور ہدیہ دے سکو (یعنی پکے ہوئے کھانے، تر میوے جو زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتے انہیں خود بھی کھاؤ اور ہدیہ بھی دو، ہر وَقْت علیحدہ اِجازت لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان چیزوں کے ہدیہ کی عرفاً اِجازت ہوتی ہے[3])۔[4]

﴿4﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ مُنْذِر سلمٰی بِنْتِ قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: ہم عورتوں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بَیْعَت کی کہ ہم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور اپنے شوہروں کو دھوکا نہیں دیں گی۔ لیکن بَیْعَت کے بعد جب ہم واپس آنے لگیں تو میں نے ایک عورت کو کہا: تم واپس جاؤ

[1] ...... بخاری، کتاب النفقات، باب اذالم ینفق الرجل...الخ، ص ۱۳۷۵، حدیث: ۵۳۶۴
[2] ...... مرآۃ المناجیح، خاوند کے مال سے بیوی کی خیرات، دوسری فصل، ۳/۱۲۹
[3] ...... مرآۃ المناجیح، خاوند کے مال سے بیوی کی خیرات، دوسری فصل، ۳/۱۳۰
[4] ...... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب المراۃ تتصدق...الخ، ص ۲۷۵، حدیث: ۱۶۸۶

اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَرْیافت کرو کہ شوہر کو دھوکا دینے سے کیا مُراد ہے؟ چُنانچہ اس نے بارگاہِ رِسالت میں جب یہ عَرْض کی تو اِرشاد ہوا: شوہر کا مال کسی کو تحفہ دینا دھوکا ہے۔[1]

خرید و فروخت کے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا قَیلَہ اُمِّ بنی اَنمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عمرہ کے مَوْقَع پر مَقامِ مَرْوَہ کے قریب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں عَرْض کی: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ایک خرید و فروخت کرنے والی عورت ہوں جب میں کوئی چیز خریدنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت دینے کا اِرادہ ہوتا ہے اس سے کم بتاتی ہوں اور آہستہ آہستہ بڑھاتی جاتی ہوں یہاں تک کہ جتنے میں خریدنے کا اِرادہ ہوتا ہے اس قیمت تک پہنچ جاتی ہوں اور جب کوئی چیز بیچنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت کا اِرادہ ہوتا ہے اس سے زِیادہ بتاتی ہوں، پھر کم کرتے کرتے مطلوبہ قیمت پر آجاتی ہوں۔ (تو ایسا کرنا کیسا ہے؟) اِرشاد فرمایا: اے قَیلَہ! ایسا نہ کیا کر! بلکہ جب کچھ خریدنا چاہو تو مطلوبہ قیمت بتادو، اب اس کی مرضی ہے چاہے وہ دے یا نہ دے، اسی طرح جب کوئی شے بیچو تو بھی مطلوبہ قیمت بتادو اب خریدار کی مرضی ہے چاہے خریدے یا نہ خریدے۔[2]

---

[1] ...... اصابہ، کتاب النساء، حرف السین، ۱۱۳۲۴-سلمیٰ بنت قیس، ۸/۲۰۴ مفھومًا

[2] ...... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب السوم، ص ۳۵۲، حدیث: ۲۲۰۴

پُرفتن زمانے کے متعلق سوال

﴿1﴾ ایک مرتبہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زمانۂ قریب میں ہونے والے فتنے کا ذِکْر کیا تو حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ مالِک بَہْزِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرْض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس وَقْت لوگوں میں بہترین انسان کون ہو گا؟ اِرشَاد فرمایا: جو اپنے جانوروں کے حُقُوق ادا کرے اور اپنے رب کی عِبادَت کرے اور جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے دشمن کو ڈرائے اور دشمن اسے ڈرائیں۔[1]

ثواب کمانے کے متعلق سوال

﴿1﴾ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ رِعلہ قُشَیْرِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے تاجدارِ رِسَالَت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کی خِدْمَت میں یوں عَرْض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں وبَرَکتیں ہوں، ہم گھروں میں رہنے والی پردہ نشین عورتیں ہیں جو جِہاد نہیں کرتیں۔ لِہٰذا ہمیں ایسا عَمَل بتایئے جس سے قُرْبِ اِلٰہی نصیب ہو۔ اِرشَاد فرمایا: دن رات اللّٰہ کا ذِکْر کرو، نظریں جھکا کر رکھو اور آوازیں پست کرو۔ دوبارہ عَرْض گزار ہوئیں: میں ایک ایسی عورت ہوں جو دوسری عورتوں کے بناؤ سنگھار کا کام کرتی ہوں اور انہیں ان کے شوہروں کے لیے زیب وزینت دیتی ہوں۔ کیا یہ گناہ کا کام ہے تاکہ اس

[1] ......ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء کیف یکون الرجل...الخ، ص ۵۲۵، حدیث: ۲۱۷۷

سے باز آجاؤں؟ اِرشاد فرمایا: اے اُمِّ رِعلہ! جب ان کی خوبصورتی ماند پڑ جائے تو انہیں زیب وزینت سے آراستہ و پیراستہ کر دیا کرو۔[1]

﴿2﴾ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا بہُت سی عورتوں کی نمائندہ بن کر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئیں اور عَرض کی: **یَا رَسُولَ الله** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ تعالٰی** نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، ہم بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کا عہد کیا ہے مگر صُورتِ حال یہ ہے کہ ہم پردہ نشین بنا کر گھروں میں بٹھا دی گئی ہیں اور اپنے شوہروں کی خواہشات پوری کرتی، ان کے بچوں کو گود میں لئے پھرتی، ان کے گھروں کی رکھوالی کرتی اور ان کے مالوں اور سامانوں کی حِفَاظت کرتی ہیں، ادھر مرد حضرات جنازوں اور جہادوں میں شِرْکت کر کے اجرِ عظیم حاصِل کرتے ہیں، تو کیا ان کے ثواب میں سے کچھ حِصّہ ہم عورتوں کو بھی ملے گا یا نہیں؟ یہ سن کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: دیکھو اس عورت نے اپنے دین کے بارے میں کتنا اَچّھا سوال کیا ہے! پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے اَسما! تم سن لو اور جا کر دیگر عورتوں سے بھی کہہ دو کہ عورتیں اگر اپنے شوہروں کی خِدْمت گزاری کر کے ان کو خوش رکھیں

[1] ......اصابه، كتاب النساء، فيمن عرف بالكنية، حرف الراء، ١٢٠٢٥ - ام رعلة، ٨/٤٣٩

اور ہمیشہ اپنے شوہروں کی خوشنودی طَلَب کرتی رہیں اور انکی فرمانبرداری کرتی رہیں تو مَردوں کے اَعمال کے برابر ہی عورتوں کو بھی ثواب ملے گا۔ یہ سنکر حضرت اَسْمابنتِ یزید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا (مارے خوشی کے) نعرۂ تکبیر لگاتی ہوئی باہَر نکلیں۔ [١]

عقیقہ کے مُتَعَلِّق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عَجْرَد خُزَاعِیَّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرْض کی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کام ہم زمانۂ جَاہِلِیَّت میں کرتے تھے کیا زمانۂ اسلام میں بھی کر سکتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: کون سے کام؟ عَرْض کی: جیسے عقیقہ۔ اِرشَاد فرمایا: عقیقہ کرو، مگر لڑکے کی طرف سے سال بھر کی دو۲ بکریاں اور لڑکی کی طرف ایک بکری۔ [٢] اسی طرح حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سِباع رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا نے جب اولاد کی طرف سے عقیقہ کرنے کے مُتَعَلِّق رسولِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی تو اِرشَاد فرمایا: ہاں لڑکے کی طرف سے دو۲ بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ [٣]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُرز خُزَاعِیَّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا نے بھی بارگاہِ رِسَالَت میں عقیقہ کے مُتَعَلِّق سوال کیا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی اِرشَاد فرمایا: لڑکے

---

[١] .... استیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب الالف، ٣٢٤٥-اسماء بنت یزید، ٢/ ٤٨٦

[٢] .... اسد الغابہ، الکنی من النساء، حرف العین، ٧٥٣٨-ام عجرد، ٧/ ٣٥٥

[٣] .... طبقات کبری، تسمیۃ غرائب نساء العرب...الخ، ٤٢٢٠-ام سباع، ٨/ ٢٣٣

کی طرف سے سال بھر کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک۔[1]

خواب کی تعبیر کے متعلق سوال

﴿1﴾ مدینہ مُنوَّرہ کے ایک تاجِر کی بیوی نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر یوں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا شوہر مجھے اُمّید سے چھوڑ کر تِجارَت کے لیے گیا ہوا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر کا ستون گر گیا ہے اور میں نے ایسا بچہ جنا ہے جس کی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی بہُت نُمایاں ہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فکر نہ کر! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیرا خاوند صحیح سالِم واپَس آئے گا اور تو لڑکا جنے گی۔[2]

دم کرنے و کروانے کے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا زمانۂ جاہِلیَّت میں نَمْلَہ[3] کا دم کیا کرتی تھیں۔ چُنانْچِہ جب انہوں نے بارگاہِ رِسالت میں اس دم کی اِجازت حاصِل کرنے کے لیے عَرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے خود بھی کیا کرو اور (حضرت سَیِّدَتُنا) حفصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کو بھی سکھا دو۔[4]

[1] ...... اسد الغابہ، الکنی من النساء، حرف الکاف، ۷۵۷۸-ام کرز خزاعیۃ، ۷/۳۷۲

[2] ...... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، التعبیر، المجلد الثامن، ۱۵/۲۲۱، حدیث: ۴۲۰۱۴

[3] ...... نَمْلَہ باریک دانے ہوتے ہیں جو بیمار کی پسلیوں پر نمودار ہوتے ہیں جس سے مریض کو بہت سخت تکلیف ہوتی ہے اسے تمام جسم پر چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوتی ہیں اس لیے اسے نملہ کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، داؤں اور دعاؤں کا بیان، دوسری فصل، ۶/۲۴۲)

[4] ...... اسد الغابہ، کتاب النساء، حرف الشین، ۷۰۴۵-الشفا بنت عبد اللہ، ۷/۱۶۲ مفہومًا

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اسما بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرْض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جعفر کی اولاد کو نظر بَہُت جَلْدی لگ جاتی ہے۔ تو کیا میں ان کو دم کر دوں؟ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ اگر تقدیر پر کوئی چیز سَبْقَت کرنے والی ہوتی تو وہ نَظَر ہوتی۔[1]

میت پر رونے و بَین کرنے کے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقْدَس میں عَرْض کی: کوئی ایسا عَمَل بتایئے! جس میں آپ کی نافرمانی نہ ہو۔ اِرشَاد فرمایا: نوحہ[2] مت کرو۔ اس پر میں نے عَرْض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فلاں قبیلے والوں نے میرے چچا کی وفات پر نوحہ کرنے میں میری مَدَد کی تھی اب میرے لیے ان کا بدلا ادا کرنا ضَروری ہے (اب میں کیا کروں؟)۔ پہلے تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1] ...... ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیة من العین، ص۴۹۷، حدیث: ۲۰۵۹

[2] ...... نوحہ یعنی مَیِّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں بالاِجماع حَرام ہے۔ یوہیں واوَیلا، وامُصیبتاہ (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کر چلّانا۔ گریبان پھاڑنا، مُنہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیَّت کے کام ہیں اور حَرام۔ آواز سے رونا مَنْع ہے اور آواز بُلَند نہ ہو تو اس کی مُمانَعت نہیں، بلکہ حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (اپنے لَختِ جِگر) حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات پر بُکا فرمایا (یعنی آنسو بہائے)۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۹۶ بحوالہ بہار شریعت، سوگ اور نوحہ کا ذکر، ۱/ ۸۵۴-۸۵۵ ملتقطاً)

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَنْع فرمادیا، پھر میرے اِصْرار پر اِجازت عَطا فرمادی۔ لیکن اس کے بعد میں نے کبھی کسی مَیِّت پر نوحہ نہ کیا۔[۱]

برزخی زندگی سے متعلق سوال

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تاجدارِ رِسَالَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَرْیافْت کیا: ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے مُلاقات کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ اِرشَاد فرمایا: رُوح پرندے کی صُورَت میں (جنّتی) درختوں سے لٹکتی رہے گی اور جب قِیامَت قائم ہو گی تو ہر روح اپنے جسم میں داخِل ہو جائے گی۔[۲] ایسی ہی ایک رِوایَت حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ قَیس اَنصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بھی مَرْوِی ہے۔[۳]

مذکورہ سوالات کا مختصر جائزہ

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے مذکورہ تمام سوالات کا جائزہ لیں تو یہ 17 موضوعات پر کل 35 سوالات بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! یہاں صِرف نمونے کے طور پر چند سوالات پیش کیے گئے ہیں، صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے پوچھے گئے تمام سوالات کا اِحاطہ نہیں کیا گیا۔ چُنَانْچِہ اگر آپ بھی عِلْم حاصِل

[۱] ....ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الممتحنۃ، ص٧٦٢، حدیث: ٣٣٠٧

[۲] ....اسد الغابہ، الکنی من النساء، حرف الھاء، ٧٦١٩-ام ھانی الانصاریۃ، ٧/٣٩٢

[۳] ....اصابہ، کتاب النساء، فیمن عرف بالکنیۃ، حرف الکاف، ١٢٢١٤-ام قیس، ٨/٥١٤

کرنا چاہتی ہیں تو اَہلِ عِلْم سے سوالات پوچھا کریں کہ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے: عِلْم خزانہ ہے اور سُوال اس کی چابی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے سُوال کیا کرو کیونکہ اس (یعنی سوال کرنے کی صُورت) میں چار اَفراد کو ثواب دیا جاتا ہے۔ سُوال کرنے والے کو، جواب دینے والے کو، سننے والے اور ان سے مَحبّت کرنے والے کو۔[1] اس کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ دعوتِ اِسلَامی کے مہکے مہکے مدنی مَاحول سے وَابَستہ ہو جایئے، یہاں آپ کو نیکیاں کرنے کا ذہن ہی نہیں ملے گا بلکہ قدم قدم پر عِلْم کے موتی چُننے کو بھی ملیں گے۔ اس مَدنی ماحول کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! اس نے ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ اِسلَامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدنی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ چُنَانْچِہ،

جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه میں داخلہ لے لیا

بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنَات میں زیرِ تعلیم ایک اِسلَامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے: اعلیٰ دُنیاوِی تعلیم حاصِل کرنے کا مجھے جُنُون کی حد تک شوق تھا۔ صوم و صلوٰۃ سے غافِل، نیکیاں کمانے سے کاہِل، دینی مَعْلُومَات سے جاہِل میں اپنی زِنْدَگی کے قیمتی لمحات برباد کر رہی تھی۔ میرا اندازِ گفتگو بالکل بازاری تھا اور اَخلاقیات جیسی اَنمول صِفَات سے بھی نا آشنا تھی۔ اِنٹر کے امتحانات کے بعد علاقے کی ایک اِسلَامی بہن نے مجھ پر

[1] .... مسند فردوس، باب العین، ذکر الفصول من ذوات الالف و اللام، ۳/۶۸، حدیث: ۴۱۹۲

اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَخارِج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنے کا ذِہن دیا تو میں نے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات میں تجوید و قرأت کے مُطابِق قرآنِ پاک پڑھنے کی سَعادَت حاصِل کرنے کے لئے داخِلہ لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی میں شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیْعَت بھی ہو گئی، اسی دوران ایک اِسْلَامی بہن کے ترغیب دِلانے پر میں نے جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات میں دینی تعلیم حاصِل کرنے کا پکا اِرادہ کر لیا حالانکہ میں N.E.D یونیورسٹی کے اِنٹری ٹیسٹ کی تیاری مُکمَّل کر چکی تھی۔ چُنانْچِہ میں نے دُنْیَاوِی تعلیم کو چھوڑ کر جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات میں داخلہ لے لیا۔ یہاں کا تعلیمی طریقۂ کار مجھے بَہُت اَچھّا لگا۔ یوں میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مشکبار مَدَنی مَاحول سے وَابَستہ ہو گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی مَاحول کی بَرَکت سے مجھے پردے جیسی عظیم نِعْمَت حاصِل ہو گئی اور میں مَدَنی بُرْقَع پہننے لگی، ٹی وی پر فلمیں ڈرامے دیکھنے جیسی بُرائی سے بھی نَجات حاصِل ہو گئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اس نے اس پُر فتن دور میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کی صُورت میں ہمیں ایک عظیم نِعْمَت عطا فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر حلقہ مُشاوَرت ذِمّہ دارہ کی حَیْثِیَّت سے میں مَدَنی کاموں میں مَصْرُوف ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مہکے مہکے مشکبار مَدَنی مَاحول کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید		مرقاة المفاتیح	دار الکتب العلمیة بیروت 2007ء
کنز الایمان	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	مرآۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
روح البیان	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۳۰ھ	الشمائل المحمدیہ	دار الیسر السعودیہ ۱۴۲۸ھ
صحیح البخاری	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۸ھ	الطبقات الکبری	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۳ھ
صحیح مسلم	دار الکتب العلمیة بیروت 2008ء	معرفة الصحابة	دار الوطن الریاض ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	دار الکتب العلمیة بیروت 2008ء	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن ابن ماجة	دار الکتب العلمیة بیروت 2009ء	الاصابة فی تمییز الصحابة	المکتبة التوفیقیہ مصر
سنن ابی داود	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۸ھ	اسد الغابة	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۹ھ
المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۷ھ	قوت القلوب (مترجم)	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیة بیروت 2007ء	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
المعجم الاوسط	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ	بہار شریعت	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
شعب الایمان	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۹ھ	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
مشکاة المصابیح	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۸ھ	اسلامی بہنوں کی نماز	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰
مجمع الزوائد	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۲ھ		
عمل الیوم واللیلة لابن السنی	دار ارقم بیروت ۱۴۱۸ھ	جنتی زیور	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۳۳ھ	زلف و زنجیر	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
عمدة القاری	دار الفکر بیروت ۱۴۲۶ھ	جوش ایمانی	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
فتح الباری	دار السلام الریاض ۱۴۲۱ھ	نور ایمان	دار الاسلام لاہور ۱۴۳۳ھ

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرُودِ پاک کی فضیلت	1	نَماز کے مُتَعَلِّق سوال	31
خواتین کی بحرِ علم سے سیرابی	2	روزہ	32
خواتین میں عِلْم کی مَحبّت کیسے پیدا ہوئی؟	3	عمرہ وحج کے مُتَعَلِّق سوال	33
عورت کی زبوں حالی	4	صَدَقہ وخیرات	35
اسلام میں عورت کا مَقام	5	دعا کے مُتَعَلِّق سوال	38
اسلام میں عِلْم کی اَہمیّت	6	نکاح کرنے کے مُتَعَلِّق سوال	39
تعلیمِ نِسواں کیوں ضَروری ہے؟	8	حُسْنِ سُلُوک کے مُتَعَلِّق سوال	41
عِلْم سیکھو کے آٹھ حُرُوف کی نِسبت سے اِسلامی بہنوں کی تعلیم وتربیت پر مبنی ﴿8﴾ فرامینِ مصطفٰے	9	خانگی معاملات کے مُتَعَلِّق سوال	42
		خرید وفروخت کے مُتَعَلِّق سوال	44
		پرفتن زمانے کے مُتَعَلِّق سوال	45
عَمَلی عِلْمی اِقدامات	11	ثواب کمانے کے مُتَعَلِّق سوال	45
حصولِ عِلْم کی پہلی صُورت	12	عقیقہ کے مُتَعَلِّق سوال	47
حصولِ عِلْم کی دوسری صُورت	16	خواب کی تعبیر کے مُتَعَلِّق سوال	48
حصولِ عِلْم کی تیسری صُورت	19	دم کرنے وکروانے کے مُتَعَلِّق سوال	48
حصولِ عِلْم کی چوتھی صُورت	20	میت پر رونے وبین کرنے کے مُتَعَلِّق سوال	49
کس عِلْم کا حُصُول ضَروری ہے؟	25	برزخی زِندگی سے مُتَعَلِّق سوال	50
عِلْم سیکھنے میں آج کی عورت کا حال	27	مذکورہ سوالات کا مُختصر جائزہ	50
عِلْم سیکھنے میں صحابیات کا حال	27	جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه میں داخلہ لے لیا	51
صحابیات طیبات کے پوچھے گئے سوالات	28	ماخذ ومراجع	53
پاکی وطَہارت	28		

شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات کے عنقریب آنے والے رسائل

1... عالمہ صحابیات وصالحات مع فروغِ علم میں دعوتِ اسلامی کا کردار

2... صحابیات وصالحات اور صبر

3... صحابیات وصالحات اور حسن اخلاق

4... صحابیات وصالحات کی کرامات

5... مستجاب الدعوات صحابیات وصالحات

6... صحابیات وصالحات کی احتیاطیں

7... صحابیات وصالحات اور محبت قرآن

8... صحابیات اور شوہر کی اِطاعَت

9... صحابیات اور شوہر کی خدمت

10... صحابیات اور امور خانہ داری

11... صحابیات اور انفاق فی سبیل اللہ

12... صحابیات اور بچوں کی تربیت

13... صحابیات اور دین کے بنیادی عقیدے

المدینہ اللہ البقیع

جب سوکر اُٹھیں تو سیدھی کروٹ کی طرف سے اُٹھیں، خصوصاً چت ہوکر اُٹھنے سے کمر یا بدن کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

صلّوا علی الحبیب!

محمد
المدینہ
العاصی
قادری

الموت